میمن
اسلامک ریسرچ سینٹر
دارالعلوم میمن، کراچی

سلسلة
الحلال والحرام
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ (القرآن)

حلال سیاحت
(Halal Tourism)

تحریر

محمد احسن اویسی

مدرس: شعبہ تخصص فی الفقہ

دارالعلوم میمن نیو میمن مسجد ٹرسٹ، بولٹن مارکیٹ کراچی

نام کتاب:　حلال سیاحت(Halal Tourism)

نام مؤلف:　محمد احسن اویسی

مدرس شعبہِ تخصص فی الفقہ: دار العلوم میمن کراچی

نظرِ ثانی و تصحیح:　مفتی محمد یونس انس القادری

مفتی: دار الافتاء سیلانی، کراچی

مدرس: شعبہ تخصص و درسِ نظامی، دار العلوم میمن کراچی

تاریخِ اشاعت:　3 جمادی الثانی 1445ھ بمطابق 17 دسمبر 2023ء

کل صفحات:　62

طباعت:　سافٹ کاپی

رسالے کا خاکہ

یہ رسالہ ایک مقدمہ، دو باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے اور ہر باب میں دو فصلیں ہیں:

مقدمہ

پہلا باب

حلال سیاحت کا تعارف و تاریخ، مقاصد اور متعلقات

پہلی فصل: حلال سیاحت کا تعارف، تاریخ، مقاصد، GMTI کی رپورٹ

دوسری فصل: حلال سیاحت کا دائرہ کار اور Sharia'a Standards

دوسرا باب

اسلام و سیاحت، احکامِ شریعت میں سفر و سیاحت کا اثر اور متعلقات

پہلی فصل: اسلام و سیاحت، سفر و سیاحت کے احکامِ شرعیہ

دوسری فصل: حلال سیاحت میں تحقیقی سوالات و جوابات

خاتمہ

سیاحت کے آداب

حلال سیاحت(HalalTourism)

مقدمہ

یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ "انسان کی عملی زندگی کی ابتدا سفر سے ہوئی" یہ سفر ابو البشر حضرت آدم اور اُم البشر حضرت حوا کا تھا جو کہ جنت سے شروع ہوا اور اس سر زمین پر اختتام پذیر ہوا، پھر آپس کی ملاقات کے لیے دوبارہ سفر شروع ہوا، حضرت آدم نے سری لنکا/سراندیپ سے شروع کیا اور حضرت حوا نے جدہ سے شروع کیا جو مزدلفہ کے مقام پر ختم ہوا[1]۔ ابوالبشر اور اُم البشر کے سفر کے بعد بنی نوعِ انسانی میں اَسفار کا ایک طویل باب شروع ہوتا ہے جس کی انتہا میدانِ محشر سے ہوتے ہوئے جنت ونار تک ہوگی، یعنی انسانیت کی ابتدا جنت سے سیر وسیاحت اور سفر کرتے ہوئے شروع ہوئی اور اس سفر کی انتہا بھی جنت ہوگی، ان شاءاللہ۔

اس سفر میں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف اَسفار شامل ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کا پہلا سفر رواج کے مطابق نظیف آب وہوا اور خالص وبہترین غذا کے لیے تھا جو کہ آپ علیہ السلام کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ کے ساتھ قبیلہِ بنوسعد کی طرف تھا، پھر حضرت آمنہ کے ساتھ مدینہ شریف کی طرف، پھر ابوطالب کے ساتھ شام کی طرف پھر دوبارہ تجارت کی غرض سے شام کی طرف، پھر ہجرت کی غرض سے مدینہ منورہ کی طرف بلکہ اس سے قبل ایک عظیم سفر وجود میں آیا جس کو رب تعالی نے سفر کے بجائے "سیر" کے نام سے موسوم کیا، فرمایا" پاک ہے وہ ذات جس نے رات کے کچھ حصے میں اپنے بندے کو سیر کرائی"[2]۔

---

(1) الکامل فی التاریخ، ذکر خلق آدم، 34/1۔

(2) الاسراء، 1:17۔

اس کے بعد بے شمار اَسفار معرضِ وجود میں آئے جو کہ سفرِ آخرت پر اختتام پذیر ہوئے۔

جب لفظِ "سفر" بولا جاتا ہے تو اس سے ذہن سیر و تفریح کے بجائے دیگر مقاصد کی طرف جاتا ہے جیسے تعلیم، تجارت، علاج معالجہ وغیرہ کی غرض سے سفر کرنا، جبکہ لفظِ "سیاحت" کے اِطلاق سے ذہن سیر و تفریح، گھومنے پھرنے اور حسین نظاروں کو دیکھنے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ بہر حال لفظِ سیاحت لغت کے اعتبار سے اپنے اندر وسعت رکھتا ہے جس کے پیشِ نظر اس کا اطلاق ہر قسم کے سفر، خروج، گھر سے نکلنے، رحلت، منتقل ہونے اور نقل مکانی پر کیا جاتا ہے۔ اسی لیے اس رسالے میں سیاحت اور سفر مترادف کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں۔ لہذا اس کا مکمل تعارف و تفصیل رسالے کی تقسیم و تبویب کے مطابق ملاحظہ ہو۔

پہلا باب

حلال سیاحت کا تعارف و تاریخ، مقاصد اور متعلقات

پہلی فصل: حلال سیاحت کا تعارف، تاریخ، مقاصد، GMTI کی رپورٹ

دوسری فصل: حلال سیاحت کا دائرۂ کار اور Sharia'a Standards

پہلی فصل

حلال سیاحت کا تعارف،تاریخ،مقاصد،GMTI کی رپورٹ

تعارف

حلال سیاحت یاHalal Tourismایک جدید اصطلاح ہے جو کہ پچھلے چند سالوں میں منصہِ شہود پر آئی ہے۔ سفر، سیر و تفریح، سیاحت، گھومنا پھرنا، پکنک منانا، کھیل کے لیے کسی مقام پر جانا، کسی تہوار(Festival)میں شریک ہو کر لطف اندوز ہونا یا پھر مذہبی فریضے کی ادائیگی اور زیارات کے لیے سفر کرنا"سیاحت" کہلاتا ہے جبکہ تمام سیاحتی امور اور آسفار کو شرعی تقاضوں کے مطابق سرانجام دینا"حلال سیاحت" کہلاتا ہے، جیسے جہاز میں شراب، خنزیر اور حرام ذبیحہ نہ ہو، کسی سیاحتی مقام پر فحش، عریاں اور غیر شرعی مناظر نہ ہوں،اسی طرح خاتون بغیر محرم کے سفر نہ کرے وغیرہ۔

"حلال سیاحت" کے سلسلے میں استعمال ہونے والے جدید مترادفات:

1) السياحة الحلال
2) الرحلة الإسلامية
3) السياحة الشرعية
4) السياحة الصديقية للمسلمين
5) Islamic Tourism
6) Halal Tourism
7) Muslim/Halal Friendly

سیاحت اور حلال سیاحت کی تعریف

سیاحت عربی زبان کا لفظ ہے، جس کی لغوی اور اصطلاحی تعریف درج ذیل ہے:

سیاحت کا لغوی معنی:

لفظِ "سِیاحت" باب "ساح یسیح" کا مصدر ہے، جس کا معنی ہے: پانی کا سطح زمین پر جاری ہونا، پھرنا، کسی جگہ جانا، سفر کرنا، منتقل ہونا۔ اسی سے لفظِ "سَیّاح" ہے یعنی ملکوں میں پھرنے والا[1]۔

سیاحت کا اصطلاحی معنی:

عبادت، تجارت، کام، سیر و تفریح، راحت و فرحت اور دیگر کسی بھی مقصد کے لیے کسی جگہ پر جانا سیاحت کہلاتا ہے[2]۔

حلال سیاحت کی تعریف:

ہمارے نزدیک حلال سیاحت کی تعریف ایک قید کے اضافے کے ساتھ وہی سیاحت والی تعریف ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"تمام سیاحتی امور اور اَسفار کو شرعی تقاضوں کے مطابق سرانجام دینا"۔

حلال سیاحت کے سلسلے میں ایک عالمی اور فعال ادارہ "Crescent Rating" نے اس کی تعریف ان الفاظ میں کی: "The activities of Muslims traveling to and staying in places outside their usual environment for not more than one consecutive year for participation of those activities that originate from Islamic

---

(1) معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، س ی ح: 1145/2 ۔

(2) المعجم الوسیط، باب السین، 476/1۔ تاج العروس، فصل الزاء مع الجیم، 491/6۔ لسان العرب، فصل السین، 492/2۔ تکملۃ المعاجم العربیۃ، حرف السین، سیح، 204/6۔

motivations which are not related to the exercise of an activity remunerated from within the place visited"[1].

ترجمہ: مسلمانوں کی سفری سرگرمیاں کہ جس جگہوں پر وہ جارہے ہیں اور اپنے معمول کے ماحول سے باہر ایک سال سے کم عرصے کے لیے قیام کرتے ہیں تاکہ ان سرگرمیوں میں حصہ لیں جو اسلامی محرکات سے پیدا ہوتی ہیں جن کا تعلق دورہ کردہ ملک کی ان سرگرمیوں سے نہیں ہوتا کہ جس کے بدلے معاوضہ ملتا ہے۔

سیر، سفر اور سیاحت کا معنی ومفہوم

سیر کا لغوی معنیٰ:

چلنا، وطن سے یا شہر سے نکلنا[2]۔

سفر کا لغوی معنیٰ:

لغت کے اعتبار سے "سفَر" کے مختلف معانی ہیں، ان میں سے جن کا تعلق ہماری بحث سے ہے صرف انہیں پر ہم اکتفا کریں گے، سفر کے درج ذیل معانی ہیں:

کوچ کرنے کے لیے نکلنا، سفر کے سلسلے میں کچھ فاصلہ طے کرنا، کسی مخصوص جگہ پر جانے کے لیے سفر کرنا، اسی طرح ایک دن یا اس سے کم فاصلہ پر جانے پر بھی سفر کا اطلاق کیا گیا ہے[1]۔

---

(1) https://www.crescentrating.com/magazine/muslim-travel/3852/defining-what-is-halal-travel-or-muslim-friendly-tourism.html

(2) القاموس المحیط، باب الراء فصل الشین، 412/1۔

سیر، سفر اور سیاحت کے معانی کا خلاصہ:

خلاصہِ کلام یہ ہے کہ سیاحت مطلقاً کسی غرض یا مقصد کے لیے نکلنے، جبکہ سفر ایک دن یا اس سے کم و بیش سفر کرنے، سیر کے لیے چلنے اور شہر سے نکلنے کو کہتے ہیں۔ لہذا ان تینوں میں سے سیاحت کا معنی زیادہ عام ہے۔

حلال سیاحت کے مقاصد

حلال سیاحت کو ایک انڈسٹری کی حیثیت دینے میں جو مقاصد پیشِ نظر تھے وہ درج ذیل ہیں:

1) مسلمانوں کو سفر و سیاحت کے سلسلے میں غیر شرعی امور سے بچانا۔
2) محفوظ اور حلال ماحول کی فراہمی۔
3) سفر و سیاحت اور تفریحی امور میں اسلامی ثقافت کا فروغ۔
4) مختلف لوگ اور قبائل کا آپس میں ثقافت، کلچر اور دیگر معلومات کا تبادلہ۔
5) علمی تبادلے کے ساتھ تجربات اور علمی و عملی ترقی میں اضافہ۔
6) سفر اور سیاحت میں صحیح رہنمائی۔
7) مسلم دنیا میں اقتصادی ترقی[2]۔

"حلال سیاحت" کی تاریخ و پسِ منظر

حلال سیاحت کی اصطلاح سن 2000ء میں OIC کے ایک اجلاس میں استعمال کی گئی، پھر 2001 میں 9/11 کے واقعے کے بعد مسلمانوں پر اور بعض مسلم ممالک پر سفری پابندیوں اور مختلف درپیش مشکلات کی وجہ سے مسلمانانِ عالم اپنے اپنے ممالک اور دیگر مسلم ممالک کی طرف سیاحت کے سلسلے میں متوجہ ہوئے،

---

(1) المصباح المنیر، س ف ر، 278/1۔
(2) السیاحۃ الحلال للغزوانی، مقاصد السیاحۃ الحلال، ص 27، باضافۃ۔

جس کے پیشِ نظر مسلمانوں کی ضروریات اور خواہشات کو سامنے رکھنا ضروری تھا، جیسے حلال کھانا پینا، فحاشی و عریانی کا نہ ہونا وغیرہ، تو اسی اثنا میں حلال سیاحت کو فروغ ملا حتیٰ کہ یہ ایک انڈسٹری کی حیثیت اختیار کر گئی۔

ابتداءً اس انڈسٹری کو ترکی میں فروغ ملا جبکہ اس وقت اس کا نام "حلال سیاحت" مشہور و معروف نہ ہوا تھا، ترکی نے اولاً اس بات کا اہتمام کیا کہ ہوٹل اور دیگر تفریحی مقامات پر الکوحل اور غیر شرعی ذبیحہ گوشت نہ ہو، نماز کے لیے الگ جائے نماز ہو، اسی طرح سوئمنگ پول خواتین و حضرات حتیٰ کہ بچوں کے لیے الگ الگ بنوائے، جس سے مسلم حضرات کی دلچسپی بڑھنے لگی، بعد ازاں اس میں شرعی حوالے سے بہت سارے امور کا اضافہ ہوتا گیا اور اسی کو دیکھا دیکھی دیگر ممالک بھی حلال سیاحت شروع کرنے لگے اور اس میں عرب ممالک پیش پیش تھے۔ اس کے فروغ میں ایران کا بھی عمل دخل ہے۔

اس کی ماضی میں کیا صورتِ حال تھی، اب کیا ہے اور آگے مستقبل میں کیا کیفیت ہوگی؟ اس تمام کو ہم چند اعداد و شمار کی صورت میں درج کر رہے ہیں، جس سے اس کی شرحِ نمو کھل کر سامنے آجائے گی:

(1) مسلمانوں نے سفر وسیاحت کے سلسلے میں 2014ء میں تقریباً 142 بلین ڈالر خرچ کیے، جو کہ دنیا کے کل سفر کا 11 فیصد بنتا ہے۔

(2) ایک اور رپورٹ کے مطابق سن 2000ء میں 25 ملین سیاح اور 20 بلین ڈالر خرچ ہوئے جبکہ 2020ء میں 180 ملین سیاح اور 212 بلین ڈالر خرچ ہوئے۔

(3) حلال سیاحت کے پیشِ نظر یورپین مسلمان مسلم ممالک کی طرف زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں اور سیاحت کے لیے اِنہیں ممالک کو پسند کر رہے ہیں۔

(4) 2018ء میں حلال سیاحت کے متعلق 29 دستاویز شائع ہوئیں، جبکہ 2019ء میں 54، 2021ء میں 56 شائع کی گئیں، رپورٹ کے مطابق ملائیشیا نے 86 اور

انڈونیشیا نے 64 دستاویز 2021ء تک شائع کیں، برطانیہ میں 18 اور مصر میں 10 مقالے لکھے گئے۔ حلال سیاحت پر تحقیق کرنے کے لیے 2021ء تک 160 ادارے سرگرم تھے، ان میں اکثر کا تعلق ملائیشیا سے ہے۔ یہ اعداد وشمار ایک مخصوص دائرہ کار کی تحقیق کے مطابق ہے۔

(5) حلال سیاحت میں مسلم ممالک کے علاوہ غیر مسلم ممالک بھی دلچسپی لے رہے ہیں جیسے سنگاپور، جاپان، تھائی لینڈ اور دیگر ممالک۔ جیسا کہ GMTI کی رپورٹ آگے آرہی ہے۔

(6) ایک رپورٹ کے مطابق تقریباً 50 سے 80 فیصد مسلمان حلال سیاحت اور حلال خدمات کا انتخاب کرتے ہیں اور اس کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ 20 فیصد حلال خدمات میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

(7) خوش آئند بات یہ ہے کہ حلال سیاحت میں کافر بھی دلچسپی لے رہے ہیں اور اسی طرح غیر مسلم ممالک بھی حلال سیاحت کی سہولیات فراہم کررہے ہیں اور ان کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے[1]۔

---

(1) A Review on Islamic Tourism and the Practical of Islamic۔

EXPLORATION OF ISLAMIC TOURISM۔

السیاحۃ الحلال للغزوانی، نشاۃ واھداف، ص4،20،53۔

bibliometric analysis of Halal and Islamic tourism ۔

A Review on Islamic Tourism and the Practical of Islamic۔

حلال سیاحت اور GMTI کی جون 2023 کی رپورٹ

CrescentRating ایک ادارہ ہے جس کا ہیڈ کوارٹر سنگاپور میں ہے، اس ادارے کے بانی اور CEO فضل بہار دین ہیں، یہ دراصل مسلمانوں کو اسلامی نکتۂ نظر سے سفری سہولیات فراہم کرتا ہے اور دیگر خدمات بھی سرانجام دیتا ہے۔ یہ ادارہ سالانہ رپورٹ جاری کرتا ہے جس کا نام: " GLOBAL MUSLIM TRAVEL INDEX"(GMTI) ہے، اس نے اپنی سالانہ رپورٹ جون 2023 میں جو تفصیلات پیش کیں ان میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں:

1. 2022ء میں 110 ملین مسلمانوں نے صرف انٹرنیشنل سفر کیا جو کہ کل انٹرنیشنل سفر کا 12 فیصد بنتا ہے۔ جبکہ یہ تعداد 2023 میں 140 ملین تک پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ 2024 میں 160 ملین اور 2028 میں 230 ملین جس کا خرچ 225 بلین ڈالر بنے گا۔
2. دنیا میں سب سے زیادہ سفر یورپ میں ہوا جو کہ 500 ملین تک پہنچتا ہے جبکہ مسلمانوں نے زیادہ سفر ایشیا کا کیا جو کہ 70 ملین تک پہنچتا ہے۔
3. رپورٹ کے مطابق Ranking میں سب سے زیادہ نمبرز انڈونیشیا نے حاصل کیے جو کہ 73 اِسکور ہیں، ملائیشیا 73، سعودی عرب 72، عرب امارات 71 اور ترکی نے 70 نمبرز حاصل کیے۔ اس میں 2022ء کے مقابلے میں بہتری کو بھی مد نظر رکھا گیا۔ جبکہ غیر مسلم ممالک میں سنگاپور 64، یونائٹڈ کنگڈم 58، تائی وان 53، تھائی لینڈ 52 اور ہانگ کانگ نے 50 اِسکور کیے۔
4. Access میں پہلا نمبر قطر کا ہے، Communications میں پہلا نمبر انڈونیشیا کا، Environment میں پہلا نمبر سعودی عرب کا، جبکہ Services میں پہلا نمبر انڈونیشیا کا ہے۔

5. خواتین کے لیے سفر وسیاحت کے لحاظ سے درجہ بندی اس ترتیب سے ہے: ملائیشیا، انڈونیشیا، قطر، سعودی عرب، برونائی، کویت، عرب امارات، بحرین، عمان اور اردن۔ جبکہ غیر مسلم ممالک میں یہ ہے: سنگاپور، تائیوان، جاپان، ساؤتھ کوریا، ہانگ کانگ، موریشس، پرتگال، ویت نام، انڈورا اور یو کے۔

دوسری فصل

حلال سیاحت کا دائرۂ کار اور Sharia'a Standards

"حلال سیاحت" کا دائرہ کار اور تفصیل

کسی بھی مقصد کے لیے گھر سے نکلنے سے لے کر اپنے مقصد اور منتہی کو پہنچنے تک جتنے مراحل سے ایک شخص گزرتا ہے اور اس میں جہاں جہاں اسلامی نکتۂ نظر سے شرعی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے اور یہی حلال سیاحت کا دائرۂ کار ہے:

(1) حلال سفر۔

(2) حلال بازار۔

(3) حلال کھانا پینا۔

(4) حلال ماحول۔

(5) حلال ہوٹل۔

(6) حلال تفریح۔

(7) سیاحتی امور کے حلال ہونے کا یقین۔

مذکورہ امور کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1): حلال سفر:

اولاً سفر حلال مقصد اور حلال کام کے لیے ہونا چاہیے ورنہ سرے سے وہ سفر اور سیاحت ہی حرام ہوگی، جیسے چوری کرنے، جوا کھیلنے، شراب پینے، فحاشی و عریانی دیکھنے، فلم وڈرامے دیکھنے، ایسے کھیل کہ جس کی شرعاً اجازت نہیں جیسے ریسلنگ کھیلنے یا دیکھنے یا پھر شرعاً تو جائز ہے مگر جوے بازی اور حرام کا ارتکاب ہو یا فرائض میں کمی کوتاہی ہو تو اس وجہ سے ایسا کھیل کھیلنے یا دیکھنے کے لیے سفر کرنا ناجائز، حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

اس کے علاوہ مزید اہم امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1) سفری ڈاکومنٹس میں کوئی جھوٹ، دھوکہ نہیں ہونا چاہیے، تمام کاغذات حقیقت بر مبنی ہونے چاہئیں جیسے بینک اسٹیٹ منٹ وغیرہ میں جھوٹ کا سہارا لینا۔
2) مرد غیر محرم خاتون کے ساتھ سفر نہیں کر سکتا اور عورت بغیر محرم کے 92 کلو میٹر سے زیادہ سفر نہیں کر سکتی۔
3) کسی بھی سواری میں مرد و عورت کی سیٹ جداگانہ ہونی چاہیے ورنہ فاصلہ ضروری ہے۔
4) پُرخطر مقامات کی سیر و سیاحت نہ ہو۔
5) جہاں جانا ہے وہاں کی مکمل تفصیلات علم میں ہوں۔ یا وہاں کی رہنمائی کے لیے ایک رہنما ساتھ رکھا جائے تاکہ کسی قسم کی تنگی نہ ہو۔
6) میوزک، فلم وغیرہ نہ ہو۔
7) حلال کھانے کا بندوبست ہو۔
8) اوقاتِ نماز کا اعلان ہو۔
9) جہاز اور ٹرین کے علاوہ نماز پڑھنے کے لیے گاڑی روکنا ضروری ہے۔
10) جہاز اور ٹرین میں وضو وغیرہ کا بندوبست بآسانی ہونا چاہیے۔
11) اسی طرح سمتِ قبلہ کے تعین کی سہولت ہونی چاہیے۔
12) امن وامان یقینی ہو ورنہ خراب موسم میں مثلاً بحری اور ہوائی سفر نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔
13) اسٹاف میں خواتین نہیں ہونی چاہئیں۔

(2): حلال بازار:

حلال بازار سے مراد یہ ہے کہ خرید وفروخت کے لیے رکھی گئی اشیاء حلال ہوں اور حلال طریقے سے اس کی خرید و خروخت ہو لہذا اس میں فاسد و باطل طریقے

سے معاملات سر انجام نہ دیئے جائیں، حلال بازار کو مزید تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1) **غذائی اجزا:** اس سے مراد کھانے اور پینے والی جتنی اشیاء ہیں ان کا حلال ہونا ضروری ہے، لہذا پانی، مشروبات، کھانے حلال ہونے چاہیئں، شراب، الکوحل، خنزیر اور شرعی ذبیحہ کے بغیر گوشت ہر گز نہ ہو۔اسی طرح دوائی وغیرہ بھی حلال ہونی چاہیے۔

2) **استعمال کی جانے والی اشیاء:** اس سے مراد پہننے کے کپڑے، میک اپ کا سامان یعنی Halal Cosmetics کا انتظام ہو۔

3) **دیگر اشیاء:** کھلونے، بچوں کی گاڑیاں اور دیگر شاپنگ کا سامان اس تیسری صورت میں شامل ہے، لہذا ان میں بھی شرعی امور کالحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(3): حلال کھانا پینا:

کھانے پینے کی مکمل اشیاء حلال ہونی چاہئیں، لہذا الکوحل ملی ہوئی مشروبات، شراب، حرام گوشت اسی طرح حلال جانور کے ممنوع اجزا جیسے خصیتین، اوجھڑی وغیرہ نہیں ہونی چاہیے۔

(4): حلال ماحول:

اس سے مراد یہ ہے کہ وہاں ماحول حلال اور اسلامی ہونا چاہیے،اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1): عبادات کے حوالے سے ضروری امور:

1) تفریحی مقامات پر باقاعدہ پانچ وقت اذان کا اہتمام ہو۔

2) مسجد یا نماز باجماعت پڑھنے کی علیحدہ جگہ مختص ہو۔

3) تفریحی مقامات والی جگہوں پر نماز پڑھنے کا مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ اہتمام ہو۔

4) کمرے میں سمتِ قبلہ کا نشان۔

5) نماز کے اوقات کی ایپ یا کیلنڈر کی سہولت۔

6) کمرے میں قرآن کی موجودگی۔

7) کمرے میں کم از کم ایک جائے نماز۔

8) لیٹرین قبلہ کی جانب نہ ہو اور نہ اس میں بیٹھتے ہوئے قبلہ کو پشت ہو۔

2): رہن سہن کے حوالے سے ضروری امور:

1) مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ ہو۔

2) باپردہ ماحول۔

3) پر سکون جگہ۔

4) محفوظ اور حراساں سے پاک ماحول۔

5) رازداری کو ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے مثلاً خفیہ کیمرے سے مکمل اجتناب، اسی طرح نہانے کی جگہ یا سوئمنگ پول میں کیمروں کا نہ ہونا۔

6) صاف ستھرا اور نظیف ماحول۔

(5): حلال ہوٹل:

حلال ہوٹل میں درج ذیل امور شامل ہیں:

1) اس ہوٹل میں حرام اشیاء نہیں ہونی چاہییں، جیسے الکوحل، شراب، خنزیر اور بغیر ذبیحہ شرعی کے گوشت وغیرہ۔

2) اسٹاف میں خواتین نہ ہوں سوائے اِس کے کہ وہ صرف خواتین ہی کی شرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے خدمات سرانجام دیں۔

3) میوزک کا نہ ہونا۔

4) فحاشی وعریانی اور بے پردگی کا نہ ہونا۔

5) مردوں کا اپنے جسم کو ناف سے گھٹنوں تک ڈھانپنا۔

6) ٹکٹ اور اشیاء کے حصول کے سلسلے میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ ہو کہ ایک ہی لائن میں مرد و عورت ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہوں۔

7) ویٹنگ ایریا میں بھی دونوں کی جگہیں الگ الگ ہونی چاہییں یا جگہ اتنی وسیع ہو کہ اس میں خواتین الگ بیڈ یا بینچ پر بیٹھ سکیں۔

8) نائٹ کلب ہر گز نہ ہو۔

9) ٹی وی ہونے کی صورت میں غیر شرعی چینل بند ہوں۔

10) غیر شرعی تصاویر نہ ہوں۔

11) خدمات سرانجام دینے والے مسلمان ہوں سوائے چند امور کے جیسے بیت الخلاء کی صفائی وغیرہ۔

12) اسٹاف کا لباس شریعت کے مطابق ہو یعنی سترِ عورت ڈھکا ہو، لباس پر کوئی تصویر نہ ہو۔

13) عبادات اور حلال ماحول کے حوالے سے مذکورہ بالا امور کا التزام۔

14) جوا بازی اور دیگر حرام کھیلوں سے مکمل اجتناب اور اس پر سخت پابندی۔

(6): حلال تفریح:

تفریحی مقامات یا کھیل کود کی جگہیں حلال ماحول میں ہونی چاہئیں بلکہ کھیل بھی حلال ہونے چاہییں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) بے پردہ خواتین نہ ہوں۔

2) غیر شرعی کھیل اور کھلونے نہ ہوں۔

3) مرد و زن کا اختلاط نہ ہو۔

4) میوزک نہ ہو۔

5) کھیل میں جوے بازی نہ ہو۔

6) سوئمنگ پول میں اختلاط نہ ہو۔

7) اگر ایک فیملی اکٹھے نہار ہی ہے تو بھی سترِ عورت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

8) نماز کے اوقات کی پابندی۔

(7): سیاحتی امور کے حلال کا یقین:

ایسے مسلم ممالک جو باقاعدہ حلال سیاحت کا دعوی کرتے ہیں اور اس کے معیار کو بھی پورا کرتے ہیں ان کے متعلق ظنِ غالب یہی ہے کہ وہاں پر غذائی اجزا وغیرہ حلال ہی ہوں گے مگر غیر مسلم ممالک میں یہ مسئلہ نہایت سنگین ہے کہ وہاں ایک مسلمان کو بہت ساری چیزوں میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو ایسے میں لازم ہے کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کرے کہ یہ چیز حلال ہے یا کم از کم اس شی پر کسی مستند حلال ادارے کی مہر ثبت ہو اور حلال لکھا ہو، مگر یہی کافی نہیں بلکہ اس سے زیادہ یقین دہانی کرنے کے بعد ہی وہ چیز استعمال کرے ورنہ اس سے اجتناب کرے۔ اسی طرح اوپر بیان کردہ امور کی یقین دہائی کے بعد سیاحت کے معاملات شروع کرنے چاہئیں۔

سیاحت میں پائے جانے والے محرماتِ شرعیہ

سیاحت کے سلسلے میں گھر سے نکلنے سے لے کر گھر واپسی تک تمام ایسے امور کو ذکر کریں گے کہ جو شریعت کی نظر میں حرام ہیں یا کم از کم مکروہ یا اس کے مزاج کے خلاف ہیں۔ مزید یہ کہ ہم اوپر اکثر محرمات شرعیہ کے متعلق گفتگو کر چکے ہیں لہذا یہاں فقط عدد کی صورت میں نام ذکر کیے جا رہے ہیں:

(1) غلط کام کے لیے سفر کرنا۔

(2) سفری ڈاکومنٹس کی تکمیل میں جھوٹ اور دغا بازی۔

(3) مرد کا غیر محرم عورت کے ساتھ اور عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ سفر کرنا۔

(4) مرد کا غیر محرم عورت کے ساتھ بغیر فاصلے کے سیٹ پر بیٹھنا۔

(5) جہاز / سواری وغیرہ میں ناجائز امور جیسے میوزک، فلم، عورت بطورِ اسٹاف۔

(6) مذکورہ معاملے میں نظر کی عدمِ حفاظت۔

(7) ترکِ نماز۔

(8) جہاں رہائش ہے وہاں ماحول کے حوالے سے غیر شرعی امور جیسے اختلاطِ خواتین وحضرات۔

(9) تفریحی مقامات پر منکراتِ شرعیہ کا نہ ہونا۔

(10) کھیل جو لعینہ حرام ہیں یا لغیرہ کا ہونا۔

Sharia'aStandardsofHalalTourism

اس باب کے آخر میں ہم OIC کا ذیلی ادارہ SMIIC کی طرف سے جاری کردہ Halal Tourism کے حوالے سے شرعیہ اسٹنڈرڈ جس کو SMIIC9 بھی کہا جاتا ہے ذکر کر رہے ہیں، ان میں بعض وہ ہیں جو اوپر بالتفصیل بیان ہو چکے ہیں۔

SMIIC نے حلال سیاحت کے Standard کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہے، اس میں تکرار بکثرت ہے جو کہ حشو وتطویل سے خالی نہیں ہے، مزید یہ کہ اکثر اسٹینڈرڈ رہن سہن اور اس کے ماحول کے متعلق ہیں دیگر امور کا انہوں نے ذکر نہیں کیا جیسا ہم نے تفصیل سے پچھلے عنوان میں بیان کیا، بہر حال ہم بغیر تکرار کے یہ Standards ذکر کر رہے ہیں۔

1) Scope:

This standard provides guidelines and requirements for managing halal tourism facilities, products and services for travelers in accommodation premises, tour packages, tourist guides and other tourist's services.

NOTE: Tourist services includes spa, hammams(Turkish baths), medical services.

دائرہ کار:

یہ معیار رہائش کے احاطے، ٹورپیکجز، ٹورسٹ گائیڈز اور دیگر سیاحتی خدمات میں مسافروں کے لئے حلال سیاحت کی سہولیات، مصنوعات اور خدمات کے انتظام کے لئے ضروری رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ نوٹ سیاحتی خدمات میں سپا، حمام (تُرک حمام)، طبّی خدمات شامل ہیں۔

All requirements in this standard are generic and intended to be applicable to all organizations and individuals managing halal tourism products and services within the specified areas stipulated in clause 1.1.

اس معیار کی تمام ضروریات عام ہیں اور شق 1.1 میں متعین کردہ مخصوص علاقوں کے اندر حلال سیاحت کی مصنوعات اور خدمات کا انتظام کرنے والے تمام اداروں اور افراد پر لاگو ہوں گی۔

2) TERMS AND DEFINATIONS:

Accommodation premises any building, including hotels, hotels, inns, boarding houses, rest houses and homestays and lodging houses, held out by the proprietor, owner or manager, either wholly or partly , as offering lodging or sleeping accommodation to tourists for hire or

any other form of reward, whether or not food or drink is also offered.

اصطلاحات و تعریفات:

رہائش کے احاطے میں ہوٹل، سرائے، بورڈنگ ہاؤسز، ریسٹ ہاؤسز قیام گاہیں شامل ہیں، جو مالک یا مینیجر کے پاس مکمل یا جزوی طور پر ہیں، سیاحوں کو کرایے پر یا کسی بھی قسم کے سلسلے میں مفت رہائش یا سونے کے لئے پیش کی جائیں، چاہے کھانا یا پینا بھی پیش کیا جائے یا نہ کیا جائے اس میں تمام شامل ہیں۔

1. Quran holy book for Muslims which they recite.

قرآن مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے جس کی وہ تلاوت کرتے ہیں۔

2. Recurring activity to enhance performance.

کارکردگی کو بڑھانے کے لئے مسلسل سرگرمیوں میں اضافہ ہو۔

3. One of the five pillars of Islam where Muslim are prohibited from eating, drinking (including water), refrained from smoking and sexual activities during fasting hours (before time of fajar(dawn) to time of Maghreb(sunset)) in the month of Ramadan.

روزہ اسلام کے ان پانچ ارکان میں سے ایک ہے جس میں مسلمانوں کو کھانے پینے (بشمول پانی) سے منع کیا گیا ہے، ماہ رمضان میں روزے کے اوقات (فجر سے پہلے سے مغرب کے وقت تک) تمبا کو نوشی اور جنسی سرگرمیوں سے پرہیز کرنا ہے۔

4. Public space seating, resting, seminar,meeting, working, eating, drinking areas, masjid and praying space etc. reserved for general use of the hotel customers and visitors.

عوامی جگہ پر بیٹھنے، آرام کرنے، سیمینار، میٹنگ، کام کرنے، کھانے پینے کی جگہیں، مسجد اور نماز کی جگہ وغیرہ ہوٹل کے گاہکوں اور زائرین کے عام استعمال کے لئے مخصوص ہیں۔

5. Facility that offers only halal foods and does not have any non halal services and activities.

ایسی سہولت جو صرف حلال کھانے ہی پیش کرتی ہے، اس میں کوئی غیر حلال خدمات اور سرگرمیاں نہیں ہوتیں۔

6. Kitchen of the facility where all raw material used in the preparation of food are allowed and that the preparation and serving of food is done in accordance of OIC/SMICC 1.

باورچی خانہ ایک ایسی سہولت ہے جہاں کھانے کی تیاری میں استعمال ہونے والے تمام خام مال کی اجازت ہے اور یہ کہ کھانے کی تیاری اور خدمت او آئی سی / SMICC1 کے مطابق کی جاتی ہے۔

7. Person who render service to tourists or any other persons by guiding them on tours for remuneration and who shall obtain his/her license in accordance with recognized

regulation (to be part of requirements of licensed guides).

وہ شخص جو سیاحوں یا کسی دوسرے شخص کو معاوضے کے لئے دوروں پر رہنمائی کر کے خدمات فراہم کرتا ہے اس کے لئے تسلیم شدہ ضابطے کے مطابق اپنا لائسنس حاصل کرنا ضروری ہے (لائسنس یافتہ گائیڈز کی ضروریات کا حصہ ہو)۔

8. Musallah/Masjid/mosque place, space or room for Muslims that is reserved for prayers (salah).

نماز کی جگہ / مسجد مسلمان کے لئے خاص ہو۔

9. Person on group who manages and controls the hotel at the top level.

   Note 1to entry: Top management, particularly in the big hotels, may not personally be included at stated in this standard, however, such responsibilities of top management can be exhibited with chain of commands.

گروپ کے افراد جو اعلی سطح پر ہوٹل کا انتظام اور کنڑول کرتے ہیں۔
نوٹ 1 اندراج: اعلی انتظامیہ، خاص طور پر بڑے ہوٹلوں میں اس معیار میں ذاتی طور پر شامل نہیں ہو سکتے، تاہم اعلی انتظامیہ کی اس طرح کی ذمہ داریاں اپنے ماتحتوں کے ساتھ ظاہر کی جاسکتی ہے۔

3) Requirements:

1. Chemical substances and materials used for hygiene and sanitation shall be suitable for use in halal sector. Any equipment and personnel that will contact food shall meet hygienic requirements.

حفظان صحت اور صفائی ستھرائی کے لئے استعمال ہونے والے کیمیائی مادے اور مواد حلال شعبے میں استعمال کے لئے موزوں ہوں۔ کوئی بھی سامان اور عملہ جو کھانے مہیا کرے گا وہ حفظان صحت کی تقاضوں کو پورا کرے گا۔

2. Cleansing materials such as soaps, shampoos found in bathrooms, toilets and shower cabins shall meet the requirements of OIC/SMIIC 4.

باتھ روم، بیت الخلاء اور شاور کیبن میں پائے جانے والے صابن، شیمپو جیسے صاف کرنے والے مواد او آئی سی /SMIIC4 کے تقاضوں کے مطابق ہوں۔

3. Non-halal products (pork's products, alcohol etc.) available in any service departments of the accommodation premises, including sales department and in case customers/guests or other persons bring them from outside, they shall not be allowed to accommodation premises.

غیر حلال مصنوعات (خنزیز کے گوشت کی مصنوعات، الکحل وغیرہ) رہائش کے احاطے کے کسی بھی سروس ڈپارٹمنٹ میں دستیاب ہوتی ہیں، بشمول بیچنے والے

ڈپارٹمنٹ کے توان سب اشیاء کی اجازت نہیں ہو گی لیکن اگر گاہک / مہمان یا دیگر افراد انہیں باہر سے لاتے ہیں تو انہیں رہائش کے احاطے میں جانے کی اجازت نہیں ہو گی۔

4. It shall be ensured by any means that foods served are not contaminated by non-halal products during preparation, processing, transportation and storage. For the food and beverages, provisions of OIC/SMIIC 1 shall apply.

کسی بھی طرح سے اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ پیش کردہ کھانے کی اشیاء تیاری، پروسیسنگ، نقل و حمل اور اسٹوریج کے دوران غیر حلال مصنوعات سے آلودہ نہ ہوں۔خوراک اور مشروبات کے لئے،اوآئی سی/SMIIC1 کی دفعات لاگو ہوں گی۔

4) Requirement for the rooms:

کمرے کے تقاضے:

The organization shall ensure that the room is suitable for Muslim guests which includes but not limited in the following requirements:

تنظیم اس بات کو یقینی بنائے گی کہ کمرہ مسلم مہمانوں کے لئے موزوں ہو جس میں مندرجہ ذیل ضروریات شامل ہیں لیکن محدود نہیں ہیں:

1. The room shall be kept clean and well maintained.

کمرہ صاف اور منظم ہو۔

2. The organization shall ensure that the guest room have a clearly marked Qibla direction.

تنظیم اس بات کا خیال رکھے کہ قبلہ کی سمت کا نشان واضح ہو۔

3. The room shall have adequate floor space for a Muslim guest to perform prayer in the room.

کمرے میں اتنی جگہ ہو کہ ایک مسلمان اپنی نماز ادا کر لے۔

4. The room shall be equipped with bidet, hand shower or water hose.

کمرے میں بائیڈ، ہینڈ شاور اور پانی کا نل وغیرہ موجود ہو۔

5. Alcoholic beverages and intoxicants shall not be stored in the room's refrigerator

شراب اور نشے والی پینے کی اشیاء کمرے کے فریج میں نہ ہو۔

6. Art pieces shall be without human or animal form in a room.

کمرے میں تصاویر آدمی یا جانور کی نہ ہو۔

7. Selection of TV channel provided in the rooms shall be without adult channels.

کمروں میں فراہم کردہ ٹی وی چینل غیر اخلاقی نہ ہوں۔

8. Sound installation shall be provided in rooms at a sufficient level to provide privacy.

رازداری کا خیال رکھتے ہوئے کمروں میں ساؤنڈ کی تنصیب اور آواز معقول درجے کی فراہم کی جائے۔

5) Additional requirements:

اضافی تقاضے:

1. Visuals (advertisement, banners, billboards etc.) in the hotel shall not be against Islamic ethics.

   ہوٹل میں تصاویر (اشتہارات، بینرز، بل بورڈز) اسلامی اقدار کے مخالف نہ ہوں۔

2. In case of hotel photographing service, privacy of people shall be respected. Photographs shall be deleted in three weeks at the latest and they shall not be used for any other purpose.

   ہوٹل فوٹو گرافی سروس کی صورت میں، لوگوں کی رازداری کا احترام کیا جائے گا۔ تصاویر تین ہفتوں میں حذف کردی جائیں اور انہیں کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جائے۔

3. If the hotel accept pets, special areas or shelters shall be assigned for these pets and measures to prevent them wander freely in the facilities shall be taken.

   اگر ہوٹل میں پالتو جانور ہیں تو ان پالتو جانوروں کے لئے مخصوص جگہیں یا پناہ گاہیں تفویض کی جائیں اور تحفظات کے اقدامات ہوں کہ وہ آزادنہ طور پر نہ گھومیں۔

4. In case of maintenance, cleaning, repair and modification in the private areas, necessary precautions shall be taken to prevent any possible guest-related discontent.

پرائیویٹ جگہوں کی دیکھ بھال، صفائی، مرمت اور ترمیم کی صورت میں، مہمانوں کی جانب سے کسی بھی ممکنہ عدم اطمینان کے انسداد کی غرض سے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔

5. Information signs in the outdoor and indoor places should be prepared in Arabic and English

بیرونی اور اندرونی مقامات پر معلوماتی نشانات عربی اور انگریزی میں تیار کیے جائیں۔

6) RECREATIONAL FACILITIES:

تفریحی سہولیات:

1. Recreational facilities shall be kept clean and well maintained.

تفریحی سہولیات کو صاف اور منظم رکھا جائے۔

2. Have separate facilities or separate scheduled time for females.

عورتوں کے لیے بھی الگ سہولیات یا وقت مقرر ہوں۔

3. Creams, oils and any other cosmetic products shall not contradict OIC/ SMICC4

کریم، تیل یا کوئی اور Cosmetics مصنوعات OIC/ SMIIC4 سے متصادم نہ ہوں۔

4. If there is such one outdoor or indoor swimming pool they shall be assigned separately as men and women swimming pools and shall be independent of each other.

اگر کوئی اندرونی اور بیرونی سوئمنگ پول ہو تو پول عورتوں اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ اوقات میں فراہم کیا جائے (تاکہ ہر کوئی اپنی آزادی سے استعمال کر پائے)۔

5. Health services and sports activities (if any) shall be provided to men and women separately in different times or in different halls.

مردوں اور خواتین کو صحت کی خدمات اور کھیلوں کی سرگرمیاں (اگر کوئی ہوں) تو مختلف اوقات میں یا مختلف ہال میں الگ الگ فراہم کی جائیں گی۔

6. For the hotels which are located at the sea coast or have a beach, information in Annex B shall be presented to customers so that they take necessary precautions

ایسے ہوٹل جو ساحل سمندر یا ان کے قریب میں کوئی ساحل ہو تو انیکس بی میں معلومات گاہکوں کو پیش کی جائیں گی تاکہ وہ ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

7. Measure shall be taken to prevent performers brought from outside for the entertainment programs, from acting against Islamic ethics

تفریحی پروگراموں کے لئے باہر سے لائے گئے فنکاروں کو اسلامی اخلاقیات کے خلاف کام کرنے سے روکنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

7) Ground transfers:

زمینی سفر اور منتقل ہونا:

1. Transportation used for ground transfer shall comply with applicable safety and regulatory requirement.

زمینی منتقلی کے لیے استعمال ہونے والی ٹرانسپورٹ قابل اطلاق حفاظتی احتیاطی تدابیر اور ضروری ضابطوں کا خیال رکھے۔

2. Upon request, the package shall be able to provide transportation for women guest exclusively.

درخواست کرنے کی صورت میں پیکج میں خواتین مہمانوں کے لئے خصوصی طور پر الگ سواری فراہم کرے گا۔

8) Personal and responsibilities:

کام کرنے والے حضرات اور ان کی ذمہ داریاں:

1. The organization shall determine the necessary competence of personnel doing work under its control that affects its HTS performance, and

ensure that these personnel are competent on the basis of appropriate education, training, or experience in HTS.

ادارہ اپنے ماتحت کام کرنے والوں کی ضروری اہلیت کا تعین کرے گا جو اس کی ایچ ٹی ایس یعنی حلال ٹورازم اسٹینڈرڈ کارکردگی کو متاثر کرتا ہے، اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ یہ اہلکار ایچ ٹی ایس میں مناسب تعلیم، تربیت، یا تجربے کی بنیاد پر اس ذمہ داری کے اہل ہیں۔

2. Where applicable, take actions to acquire the necessary competence, and evaluate the effectiveness of the actions taken and retain appropriate documented information as evidence of competence,

جہاں ممکن ہو ضروری قابلیت حاصل کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں اور اقدامات کے مؤثر ہونے کا جائزہ لیا جائے، قابلیت کے ثبوت کے لئے مناسب دستاویزات کو محفوظ رکھا جائے۔

3. Note: Applicable actions include, for example the provision of training to, the mentoring of, or the reassignment of currently employed personnel; or the hiring or contracting of competent personnel shall provide a work environment for the personnel which is non-discriminatory.

نوٹ: قابل اطلاق اقدامات : مثلا تربیت کی فراہمی، موجودہ ملازمین کی رہنمائی یا دوبارہ تفویض یا اہل ملازمین کی بھرتی یا بغیر کسی فرق کے تمام ملازمین کو کام فراہم کیا جائے گا۔

4. In performing their work, the employees shall not be made to compromise on their religious obligations.

دوران ملازمت ملازمین سے ان کی مذہبی ذمہ داریوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

5. The organization shall ensure that person doing work under the organization's management are aware of: the HTS policy, relevant HTS objectives

تنظیم اس بات کا خیال رکھے کہ کام کرنے والے ایچ ٹی ایس پالیسی سے آگاہ ہوں اور اس کے مقاصد سے بھی۔

6. The organization shall ensure that the requirements related to the product and services are Islamic rules compliant.

ادارہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ اشیاء اور خدمات سے متعلق ضروریات اسلامی قوانین کے مطابق ہوں۔

دوسراباب

اسلام وسیاحت، احکامِ شریعت میں سفر وسیاحت کا اثر اور متعلقات

پہلی فصل: اسلام وسیاحت، سفر وسیاحت کے احکامِ شرعیہ

دوسری فصل: حلال سیاحت میں تحقیقی سوالات وجوابات

پہلی فصل

اسلام وسیاحت، سفر وسیاحت کے احکامِ شرعیہ

اسلام اور سیاحت

اسلام میں بلا مقصد گھومنے پھرنے، سیر وسیاحت، کھیل کود اور لطف اندوزی میں کثیر وقت صرف کرنے کا کوئی تصور نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن واحادیث میں موجود سیاحت کا معنی روزے رکھنا یا جہاد کرنا ہے اسی پر اہل تفسیر اور اہلِ لغت کی کتب دلالت کرتی ہیں کیونکہ اسلام ایسے تمام اَفعال سے اِعراض کی ترغیب دلاتا ہے کہ جو انسانی زندگی کے حقیقی مقصد سے دور کردے، اسی وجہ سے صرف اُنہیں کھیلوں کی اجازت دی گئی کہ جو جسمانی صحت کے لیے مفید ہوں۔ اسی لیے کھیل کو پیشہ بنانے سے بھی منع کیا گیا تاکہ زندگی کا مقصد فوت نہ ہو۔ لہذا گھومنے پھرنے اور سیر وسیاحت میں اگر مقصد صحیح اور اسلام کے مزاج کے مطابق نہیں تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ ٱلتَّائِبُونَ ٱلعَابِدُونَ ٱلحَامِدُونَ ٱلسَّائِحُونَ ﴾ (التوبہ، 112:9)

یہاں سائح صائم یعنی روزے دار کے معنی میں ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ﴾ (التحریم، 5:66)

یہاں پر بھی سائحات صائمات یعنی روزے رکھنی والی کے معنی میں ہے[1]۔

---

(1) تفسیر طبری، سورۃ التوبۃ، آیت 112، 50/1/ سورۃ التحریم، آیت 5، 490/23۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالی نے سیاحت کا حکم دیا، فرمایا: ﴿ فَسِيحُواْ فِي ٱلْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي ٱللَّهِ﴾ (التوبہ، 2:9)

ترجمہ: سو اس ملک میں چار مہینے پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے۔

یہ حکم مشرکین کے لیے ہے کہ تم زمین میں سیاحت کرو تو تمہیں رب کی قدرت کا اندازہ ہو گا اور یہ بھی کہ اس کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ الغرض اس آیت میں بھی مشرکوں کو سیاحت کا حکم ایک مقصد کے تحت دیا جا رہا ہے۔

نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک شخص آیا اور وہ سیاحت کی اجازت لینا چاہتا تھا، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:« إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى »[1].

ترجمہ: میری امت کی سیر و سیاحت اللہ کے راستے میں جہاد ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب نبی علیہ السلام کے پاس سیاحت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا:« أَبْدَلَنَا اللَّهُ بِذَلِكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ »[2].

ترجمہ: اللہ تعالی نے ہمارے لیے سیاحت کو جہاد میں بدل دیا۔

ان تمام آیات اور احادیث سے ثابت ہوا کہ گھومنے پھرنے، سیر سپاٹے کو اپنا مقصد ہرگز نہیں بنانا چاہیے بلکہ یہ سیر اور سیاحت بامقصد ہو اور شریعت کے مزاج کے مطابق ہو، لہذا گھومنے پھرنے، سیر و سیاحت کرنے کو پیشہ بنانا یا زندگی کا مقصد بنا لینا

---

(1) سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی النہی عن السیاحۃ، (الرقم: 2486) 5/3۔

(2) الخصائص الکبری، دعاء رد البصر للاعمی، 367/2۔ الجهاد لابن المبارک، ص36۔

درست نہیں ہے البتہ آرام وراحت، ذہنی نشاط اور دیگر صحیح مقاصد کے لیے جائز ہے جیسا کہ تعطیلات کے دنوں میں ٹھنڈے اور آرام دہ علاقوں کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔

سفر وسیاحت کی افادیت کو بیان کرتے ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ کے اشعار ہیں:

تَغَرَّبْ عَنِ الأَوْطَانِ فِي طَلَبِ العُلَى ... وَسَافِرْ فَفِي الأَسْفَارِ خَمْسُ فَوَائِدِ
تَفَرُّجِ هَمٍّ وَاكْتِسَابُ مَعِيْشَةٍ ... وَفَضلٌ وَآدَابٌ وَصُحْبَةُ ماجْدِ[1]

ترجمہ: بلندیوں کو پانے کے لیے وطن کو خیر آباد کہہ اور سفر کر کیونکہ سفر کرنے میں پانچ فائدے ہیں: غم کا دور ہونا، بہترین معیشت، فضیلت، آداب اور عظیم لوگوں کی صحبت۔

اسلام کے مزاج کے مطابق سیاحت کی انواع

صحیح مقصد اور اسلام کے مزاج کے مطابق سیر، سفر اور سیاحت کا ذکر قرآن، حدیث اور علماء کے اقوال واعمال میں موجود ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ﴾ (سورة العنكبوت، 29: 20)

ترجمہ: زمین میں گھومو پھر و پس دیکھو کہ اللہ تعالی نے مخلوق کو کیسے پیدا کیا؟

اسی طرح اقوامِ عالم کے انجام کو دیکھنے اور اس سے عبرت حاصل کرنے کے لیے سیاحت کرنا۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ﴾ (سورة الأنعام، 6: 11)

ترجمہ: زمین میں گھومو پھر و پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟

اس کے علاوہ مزید انواع درج ذیل ہیں:

---

(1) دیوان الشافعی، فی الاسفار خمس فوائد، ص74۔

(1) **دینی سیاحت:** دین واسلام اور رب کے حکم کی تعمیل کے لیے سفر کرنا۔ جیسے حضرت آدم اور حضرت حوا کا زمین اتارا جانا، حضرت ابراہیم کا اپنے بیٹے حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ کے ساتھ مکہ کی سرزمین پر آنا اور اسے آباد کرنا[1]، نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کا مدینہ شریف کی طرف ہجرت کرنا۔

(2) **علمی سیاحت:** علم کی طلب اور حصول کے لیے سفر کرنا جیسے حضرت موسی علیہ السلام کا حضرتِ خضر سے علم کے لیے ملاقات کرنا[2]۔

(3) **فکری سیاحت:** اللہ تعالی کی کائنات میں غور وفکر کرکے رب کی قدرت کو پہچاننا جیسا کہ رب نے خود غور وفکر کرنے کا حکم دیا، آیات اوپر گزر چکی ہیں۔

(4) **تبدیلی ماحول کے لیے سیاحت:** جیسے نبی علیہ السلام کا شیر خوارگی کے عالم میں رواج کے مطابق قبیلہ بنو سعد کی طرف حضرت حلیمہ کے ساتھ سفر کرنا[3]۔

(5) **نزہت وترویح:** یعنی غم اور تھکان دور کرنے کے لیے کسی بہترین مقام کی طرف سفر کرنا۔

(6) **تجارت اور کام کے سلسلے میں سیاحت:** نبی علیہ السلام کا دو مرتبہ ملکِ شام کی طرف سفر کرنا[4]۔

(7) **جہادی سیاحت:** جیسے ہمارے نبی علیہ السلام، دیگر انبیاء اور صحابہ کرام کا جہاد کے لیے سفر کرنا۔

---

(1) الروض الانف، استیلاء کنانہ وخزاعہ، 13/2۔

(2) سورۃ الکہف، 18، 60تا82۔

(3) سیر اعلام النبلاء، من مولدہ الی ہجرتہ الشریفۃ، 50/1۔

(4) الاستیعاب لابن عبد البر، محمد رسول اللہ، 35/1۔ الخصائص الکبری للسیوطی، ذکر المعجزات والخصائص، 145/1۔

(8) **سفارت کاری کے لیے سیاحت:** صحابہ کرام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مختلف قبائل، سردارانِ قریش اور بادشاہوں کی طرف سفیر بن کر جانا، جیسے حضرت دحیہ کلبی کا شاہِ روم کی طرف جانا اور عبد اللہ بن حذافہ کا شاہِ فارس کی طرف جانا، حضرت عثمان کا قریشِ مکہ کی طرف سفیر بن کر جانا[1]۔

(9) **کھیل دیکھنے کے لیے سیاحت:** نبی علیہ السلام اور حضرت عائشہ نے حبشیوں کا ڈھالوں اور برچھیوں کے ساتھ کھیل کا مشاہدہ فرمانا، اور اس میں حضرت عائشہ کا اپنے گھر کی چوکھٹ تک تشریف لانا[2]۔

(10) **جسمانی ورزش:** نبی علیہ السلام کا حضرت عائشہ کے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کرنا[3]۔

سفر وسیاحت اور احکامِ شرعیہ میں تخفیف

سفر ان امور میں سے ایک ہے کہ جس کی وجہ سے احکامِ شرعیہ میں تخفیف ہو جاتی ہے، اس تخفیف کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا اور نبی علیہ السلام نے احادیث میں بکثرت فرمایا اور آپ علیہ السلام نے ان تخفیفات پر عمل بھی کیا۔

تخفیفاتِ شرعیہ کے سلسلے میں سفر کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: سفرِ طویل:

اپنے شہر سے مسافتِ شرعی کی مقدار یعنی 92 کلو میٹر یا اس سے زیادہ سفر پر جانا۔

---

(1) صحیح البخاری، الرقم (2940)، 45/4۔ صحیح البخاری، الرقم (4424)، 8/4۔

(2) صحیح مسلم، الرقم (892)، 610/2۔

(3) سنن ابی داود، الرقم (2578)، 29/3۔

اس کی تخفیفات:

(1) نماز میں قصر۔

(2) ماہِ رمضان کے روزوں میں رخصت اور بعد میں قضا کی اجازت۔

(3) موزوں پر مسح کی مدت میں تین دن اور راتوں تک اضافہ۔

(4) قربانی کا ساقط ہونا۔

دوسری قسم: سفرِ غیر طویل:

اپنے شہر سے مسافتِ شرعی کی مذکورہ مقدار سے کم سفر پر جانا۔

اس کی تخفیفات:

(1) جمعہ، عیدین اور جماعت کا ترک جائز۔

(2) سواری پر نفل ادا کرنا جائز۔

(3) تیمم جائز۔

(4) رفیقۂ سفر کے سلسلے میں بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی[1]۔

پھر احکام میں جو تخفیف دوسری قسم کے سفر سے ہوئی وہی تخفیف پہلی قسم کے سفر میں بطریقِ اولی ثابت ہوگی۔

---

(1) الاشباہ والنظائر، الفن الاول، القاعدۃ الثانیہ، الخاتمۃ، القاعدۃ الرابعۃ المشقۃ تجلب التیسیر، ص64۔

دوسری فصل

حلال سیاحت میں تحقیقی سوالات وجوابات

حلال سیاحت یا اس سے متعلقہ شرعی امور پر مختلف قسم کے اعتراضات کیے جاتے ہیں، بعض اوقات یہ اعتراض علمی حلقے کی طرف سے بھی وارد ہوتے ہیں اور اس پر مختلف دلائل بھی پیش کیے جاتے ہیں، اسی طرح ایسے مسائل بھی ہیں کہ جن کی جدید شکل شریعت کی حکمت اور تقاضوں کو پورا نہیں کرتی، لہذا ذیل میں ایسے تمام مسائل، اعتراضات اور سوالات کا جائزہ لیتے ہوئے ان کا تفصیلی جواب درج کیا جائے گا، اللہ تعالی ہمارا حامی وناصر ہو۔

(1) کار/ہوائی جہاز میں عورت کا اکیلے سفر کرنا؟

اکیلی عورت کے سفر کرنے کے متعلق چند سوالات درج ذیل ہیں:

1) اندرونِ شہر عورت بغیر محرم کے رینٹ والی کار میں اکیلے ڈرائیور یا گھر کے ملازم کے ساتھ سفر کر سکتی ہے؟
2) اسی طرح بیرونِ شہر مسافتِ شرعی سے کم سفر کرنے کا کیا حکم ہو گا؟
3) مسافتِ شرعی یا اس سے زیادہ بذریعہ کار یا ہوائی جہاز سفر کرنا کیسا ہے؟
4) مجبوری کی صورت میں ہوائی جہاز وغیرہ پر اکیلے سفر کرنا کیسا ہے؟

جواب:

مذکورہ سوالوں کے جواب سے پہلے ایک مقدمہ بطورِ تمہید ذہن نشین کرنا ضروری ہے جس سے صورتِ مسئولہ کے متعلق حکمِ شرع کی حکمت کھل کر واضح ہو جائے گی اور مسئلہ کی حساسیت بھی واضح ہو جائے گی۔

مقدمہِ تمہیدیہ

نبی علیہ السلام کے بکثرت فرامین موجود ہیں کہ جس میں عورت کو اکیلے سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے، جس میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

نبی علیہ السلام نے فرمایا: « لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ » (1).

ترجمہ: جو خاتون اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ تین دن اور تین راتوں کا سفر بغیر محرم کے کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: « لَا تَحُجَّنَّ اِمْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ » (2).

ترجمہ: خاتون بغیر محرم کے حج کے لیے سفر نہیں کر سکتی۔

دوسرے مقام پر فرمایا: « لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمعهَا ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرِ المَرْأَةُ إِلَّا مع ذِي مَحْرَمٍ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، إنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وإِنِّي اكْتُتِبْتُ في غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قالَ: انْطَلِقْ فَحُجَّ مع امْرَأَتِكَ » (3).

ترجمہ: کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ بغیر محرم کے خلوت نشین نہیں ہو سکتا اور عورت بغیر محرم کے سفر نہیں کر سکتی، ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہے جبکہ میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے، آپ نے فرمایا: تو اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لیے چلا جا۔

ان احادیث سے صراحتاً ثابت ہوتا ہے کہ عورت بغیر محرم یا شوہر کے مسافتِ شرعی (92 کلو میٹر) یا اس سے زیادہ سفر نہیں کر سکتی۔

---

(1) صحیح ابن حبان، الرقم (2573)، 367/3۔
(2) سنن الدار قطنی، الرقم (2440) 227/3۔
(3) صحیح مسلم، الرقم (424)، 104/4۔

مذکورہ مسئلہ میں حکمِ شرع کی حکمتیں

مذکورہ حکمِ شرعی کے سلسلے میں فقہاء نے جو علت، حکمت یا سبب بیان فرمایا ہے وہ دو ہیں:

1) فتنے کا اندیشہ۔

2) غیر محارم کے ساتھ خلوت وتنہائی۔ پھر غیر محرم کے ساتھ خلوت وتنہائی سے منع میں بھی مقصود وہی فتنے کا اندیشہ ہے۔

سفر میں فتنہ اور خلوت کی صورتیں:

فقہا نے فتنہ کی تفصیل میں بے پردگی، عزت کی عدمِ حفاظت اور دیگر پریشانیوں کو بیان کیا جیسے بیماری کی صورت میں دیکھ بھال، سواری سے اترنے اور چڑھنے کے معاملات، رات گزارنا، ہجوم کی صورت میں فتنہ کا زیادہ اندیشہ، بے پردگی کے معاملات، کسی ناگہانی صورت میں پریشانی کا سامنا[1]۔

پھر انہیں فتنے اور آزمائشوں کے پیشِ نظر نبی علیہ السلام نے مسافتِ شرعی سے کم سفر کی صورت میں بھی عورت کو سفر کرنے سے منع فرمایا جیساکہ صحیحین میں ہے: « لاَ تُسَافِرِ المرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ»[2].

ترجمہ: کوئی عورت دو دن کا سفر بغیر شوہر اور محرم کے نہیں کر سکتی۔

« لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ»[3].

---

(1) فتح القدیر، کتاب الحج، 421/2۔ العنایہ، کتاب الحج، 421/2۔ بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ فصل شرائط ارکان الصلاۃ، 123/1۔

(2) صحیح البخاری، الرقم (1995)، 43/3۔

(3) صحیح مسلم الرقم (420)، 977/2۔

ترجمہ: جو خاتون اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتی ہے وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر بغیر محرم کے نہیں کر سکتی۔

ان احادیث کے متعلق فقہانے یہی فرمایا کہ یہ مختلف زمان اور مختلف مکان کے اعتبار سے ہے[1]، یعنی جہاں ایک دن کی مسافت پر سفر میں فتنہ کا اندیشہ ہو تو وہاں وہ سفر بغیر محرم کے جائز نہیں ہو گا اور یہی شیخین سے بھی ایک روایت میں مروی ہے[2]۔

فی زمانہ فتنہ وفساد کی نوعیت

ہمارے نزدیک فی زمانہ پہلے سے کہیں زیادہ فتنہ کا اندیشہ موجود ہے، اس لیے کہ بے پردگی میں اضافہ، شہوات کا غلبہ، اعلانیہ فسق وفجور، حدود وتعزیرات اور دیگر سزاؤں کا عدم نفوذ، بے حیائی وفحاشی وعریانی اور شرم وحیا کے فقدان نے عورت کی عزت وعصمت کو دوچار کر دیا ہے، جس کے پیشِ نظر امتِ مسلمہ کو شریعتِ مطہرہ کے مذکورہ حکم پر کماحقہ عمل کرنا ہو گا ورنہ ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی عزت محفوظ نہ رہے گی۔ اس پر بکثرت دلائل اور مشاہدات وتجربات موجود ہیں مگر ہم ذیل میں صرف برطانیہ کے شہر لندن کے ایک میڈیکل کالج کے آپریشن تھیٹر کے متعلق اور دیگر چند ایک رپورٹس جو کہ برطانیہ کے ایک مشہور ادارے بی بی سی کی تحقیق کردہ ہیں پیش کرنے پر اکتفا کریں گے جس سے ہمارا مدعا بھی ثابت ہو جائے گا اور عورت کی عزت وعصمت کے دعوے داروں اور ٹھیکیداروں کا پول بھی کھل کر سامنے آجائے گا، اسی طرح جن حضرات کی آنکھیں وہاں کے ماحول سے خیرہ ہوتی ہیں وہ بھی ہوش کے ناخن لینے پر مجبور ہو جائیں گے، ان شاء اللہ۔

---

(1) فتح القدیر، کتاب الحج، 422/2۔

(2) رد المحتار، کتاب الحج، 464/4۔

دراصل ان رپورٹس کا تعلق ہراسمنٹ کے معاملات سے ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1) انگلینڈ کی نیشنل ہیلتھ سروس (این ایچ ایس) کے ایک سروے میں خواتین سرجنز کا کہنا ہے کہ انھیں جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے، ان پر حملہ کیا جاتا ہے اور کچھ معاملات میں ساتھیوں کی طرف سے ریپ بھی کیا گیا ہے۔

2) تحقیق کاروں کو جواب دینے والی تقریباً دو تہائی خواتین سرجن ڈاکٹروں نے کہا کہ وہ جنسی ہراسانی کا نشانہ بنی ہیں اور ایک تہائی نے یہ بتایا کہ وہ پچھلے پانچ سالوں میں ساتھیوں کی جانب سے کی جانے والی جنسی زیادتیوں کا نشانہ بنی ہیں۔

3) برٹش جرنل آف سرجری میں شائع ہونے والی یہ رپورٹ اس بات کا اندازہ لگانے کی پہلی کوشش ہے کہ یہ مسئلہ کس پیمانے پر پھیلا ہوا ہے۔ رجسٹرڈ سرجنز (مرد اور خواتین) کو مکمل طور پر شناخت پوشیدہ رکھنے کی شرط پر اس سروے میں حصہ لینے کے لیے مدعو کیا گیا تھا اور 1434 افراد نے اس کا جواب دیا۔ ان میں نصف خواتین سرجن تھیں۔ سروے کے مطابق: 63 فیصد خواتین اپنے ساتھیوں کی جانب سے جنسی ہراسانی کا نشانہ بنی تھیں، 30 فیصد خواتین کو ان کے ساتھی نے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا، 11 فیصد خواتین نے کریئر کے مواقع سے متعلق جبری جسمانی رابطے کی اطلاع دی، زیادتی کے کم از کم 11 واقعات رپورٹ ہوئے، 90 فیصد خواتین اور 81 فیصد مردوں نے کسی نہ کسی طرح کی جنسی معاملات کا مشاہدہ کیا تھا، جب کہ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ مرد بھی اس رویے کا شکار ہیں، 24 فیصد مردوں کو جنسی طور پر ہراساں کیا گیا۔

4) انڈین ایکسپریس نے سنہ 2010 سے 2020 کے درمیان ڈیٹا جمع کیا تھا، جس کے مطابق ان دس سال کے دوران سپورٹس اتھارٹی آف انڈیا کو جنسی ہراساں کرنے کی 45 شکایات موصول ہوئیں، جن میں سے 29 شکایات کوچز کے خلاف تھیں۔ ان

کو چز کے خلاف معمولی کارروائی کی گئی۔ پانچ کو چز کی تنخواہوں میں کمی، ایک کو معطل اور دو کے کانٹریکٹ منسوخ کر دیے گئے۔

5) پانچ ماہ کے عرصے میں بی بی سی میکڈونلڈز کے ملازمین سے ان کے وہاں کام کرنے کے تجربات کے بارے میں بات کی ہے۔ جن ملازمین سے بی بی سی نے بات کی تو انھوں نے 100 سے زیادہ سنگین نوعیت کے الزامات عائد کیے ہیں، جن میں 31 جنسی زیادتی اور 78 الزامات ہراسانی سے متعلق ہیں[1]۔

یہ چند ایک اور نہایت ہی مختصر رپورٹس ہیں ورنہ بی بی سی نے باقاعدہ طور پر ان میں سے ہر ایک پر الگ الگ ریسرچ پیپر اپنی ویب پر شائع کیے ہیں، مزید ملاحظہ کرنے کے لیے ان کی ویب سائٹ وزٹ کی جا سکتی ہے۔

بہر حال اس رپورٹ اور ہمارے تجربات و مشاہدات کا خلاصہ یہ ہے کہ عورت کی عزت کو پہلے سے کہیں زیادہ خطرات لاحق ہیں، لوگوں میں شرم و حیا، خوفِ خدا شرمِ نبی ختم ہو چکی ہے، دین سے دوری نے بے شرم اور بے حس بنا دیا ہے، ستم بالائے ستم یہ ہے کہ بھیڑیوں کے ذمہ لگا دیا گیا کہ وہ عورتوں کی عزت کی حفاظت کریں اور ہماری بھولی بھالی بھیڑیں بھی بخوشی ان کی آغوش میں چلی جا رہی ہیں اور سمجھ رہی ہیں کہ یہ ہماری عزت کے محافظ ہیں، اللہ تعالی ہمیں عقل، شعور، بیداری اور شرم و حیا کی دولت سے مالا مال فرمائے، آمین۔

---

(1)ttps://www.bbc.com/urdu/articles/c72em3xrmgxo
https://www.bbc.com/urdu/articles/c4n0xex8epno
https://www.bbc.com/urdu/articles/cw4g007748vo
https://www.bbc.com/urdu/world-43573487

ہماری بیان کردہ تفصیل سے واضح ہوگیا کہ شریعتِ مطہرہ نے جس علت وحکمت کے پیشِ نظر عورت کو اکیلے سفر کرنے سے منع کیا ہے وہ آج بھی متحقق ہے بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ بطریقِ اتم طور پر پائی جارہی ہے جس کے پیشِ نظر حکم بھی لگے گا، لہذا عورت کو بغیر محرم اور شوہر کے سفر کرنے کی اجازت ہرگز نہ ہوگی۔

سوالات کے جوابات

مذکورہ تفصیلات کی روشنی میں اب ہم سوالات کے جوابات تحریر کریں گے :

پہلا سوال: اندرونِ شہر عورت کار میں غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ سفر کرسکتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اندرونِ شہر میں فتنے کا اندیشہ نہیں ہوتا یا بہت کم ہوتا ہے اور خلوت وتنہائی بھی منتفی ہے لہذا سفر کرنا جائز ہے۔

دوسرا سوال: بیرونِ شہر مسافتِ شرعی سے کم سفر کرنے کا حکم بھی وہی ہے جو پہلے سوال میں مذکور ہے۔

تیسرا سوال: مسافتِ شرعی یا اس سے زیادہ بذریعہ کار یا ہوائی جہاز سفر کرنا کیسا ہے؟ ہماری بیان کردہ تفصیل کے مطابق عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، کیونکہ فتنہ کا اندیشہ بہر حال موجود ہوتا ہے اگرچہ کہیں کم ہو یا کہیں زیادہ۔

چوتھا سوال: مجبوری کی صورت میں مذکورہ سفر کا حکم؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مجبوری وعذرِ شرعی کی صورت میں عدمِ فتنہ اور خلوت وتنہائی نہ ہونے کی صورت میں سفر کرنے کی اجازت ہونی چاہیے کیونکہ ایسی صورت میں محرم کو ساتھ بھیجنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ اخراجات بہت زیادہ آتے ہیں یا دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کے پیشِ نظر عورت کا اکیلے سفر کرنا ناگزیر ہوتا ہے، بہر حال ایسی صورت میں جو احتیاطی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں وہ کرنی چاہیں جیسے عورت کے محرم یا اس کا شوہر ایئر پورٹ تک چھوڑ کر آئے اور آگے لینے کے لیے بھی کوئی محرم موجود ہونا چاہیے تاکہ کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(2) نقاب کرنا پردے کی طرح فرض ہے؟

نبی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق عورت اپنے مکمل جسم کا پردہ کرے گی سوائے دو عضو کے یعنی چہرا اور ہاتھ یا پاؤں۔ اب کیا چہرے کا چھپانا بھی پردہ میں شامل ہے اور فرض ہے؟

جواب:

پُر فتن دور کی وجہ سے باقی جسم کی طرح چہرے کا پردہ بھی واجب ہے [1]، نبی علیہ السلام کی صحابیات، ازواجِ مطہرات اور دیگر خواتین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے یہی معمول تھا اور اس پر وہ سختی سے عمل کیا کرتی تھیں۔ مزید یہ کہ جس طرح ہم نے پہلے سوال کے تیسرے مقدمہ میں ثابت کیا کہ پہلے سے فتنہ کہیں زیادہ ہے تو اس کے پیشِ نظر اس پر عمل کرنا بطریقِ اولی واجب ہے۔

« عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: كُنَّا نُغَطِّي وُجُوهَنَا مِنَ الرِّجَالِ، وَكُنَّا نَتَمَشَّطُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي الْإِحْرَامِ» [2].

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں: ہم اپنے چہروں کو مردوں سے چھپاتے تھے۔ اور اس سے پہلے ہم اپنے بالوں کو کھلا چھوڑ دیتے تھے احرام میں۔

«جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ، تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا، وَهُوَ مَقْتُولٌ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ؟ فَقَالَتْ: إِنْ أُرْزَأَ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ

---

(1) ردالمحتار، مطلب فی ستر العورۃ، 406/1۔

(2) المستدرک للحاکم، الرقم (1668)، 624/1۔

حَيَائِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُكِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ، قَالَتْ: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ»(1).

ترجمہ: ام خلاد نامی ایک صحابیہ عورت اپنے بیٹے کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے تھیں۔ اس حالت کو دیکھ کر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے (شہید) بیٹے کی حالت معلوم کرنے آئی ہو اور چہرے پر نقاب؟ (مطلب یہ تھا کہ پریشانی کے عالم میں بھی پردے کا اس اقدر اہتمام!) ام خلاد رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ جی ہاں! بیٹے کی شہادت کی مصیبت میں مبتلا ہو گئی ہوں، لیکن اس کی وجہ سے شرم و حیا کو چھوڑ کر (دینی) مصیبت زدہ نہیں بنوں گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کے بارے میں خوش خبری سنائی کہ تمہارے بیٹے کو دو اجر ملیں گے۔ وجہ پوچھنے پر ارشاد فرمایا، اس لیے کہ ان کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں: " هي لا تجد بدا من أن تمشي في الطريق فلا بد من أن تفتح عينها لتبصر الطريق فيجوز لها أن تكشف إحدى عينيها لهذا الضرورة"(2).

ترجمہ: خاتون کو اگر راستے میں چلنے کا کوئی اور حیلہ نہ ملے تو پھر اس طرح پردہ کرے کہ بس آنکھیں کھلی رہیں تاکہ راستہ دیکھ سکے۔ تو اس کے لئے اپنی دونوں آنکھوں میں سے ایک کا کھولنا بھی جائز ہے اسی ضرورت کی وجہ سے۔

(3) جدید عبایا کا شرعی حکم کیا ہے؟

جدید عبایا اور برقعے کا حکم؟

---

(1) سنن ابی داود، الرقم (2488)، 5/3۔

(2) المبسوط للسرخسی، کتاب الاستحسان، النظر الی الاجنبیات، 12/10۔

جواب:

آج کل مارکیٹ میں اور معاشرے میں ایسے عبایااور برقعے آچکے ہیں کہ جس کو پہننے سے عورت کے بدن کی کیفیت، ہیئت، جسامت، موٹاپاوغیرہ واضح نظر آتا ہے۔ ایسے برقعے پہننا منع ہے؛ کیونکہ اس سے پردے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ عبایااور برقعے زیادہ چوڑے اور کھلے ہونے چاہئیں کہ جس سے جسامت اور موٹاواضح نہ ہو۔

مسند احمد میں حضرت اسامہ بن زید کے بیٹے سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد گرامی اسامہ بن زید نے کہا: « كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً كَثِيفَةً كَانَتْ مِمَّا أَهْدَاهَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ، فَكَسَوْتُهَا امْرَأَتِي، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَسَوْتُهَا امْرَأَتِي. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرْهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً، إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا»[1].

ترجمہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موٹی قبطی قمیص پہنائی، وہ قمیص دحیہ کلبی نے تحفہ میں حضور علیہ السلام کو دی تھی، میں نے وہ اپنی بیوی کو پہنا دی، پس رسول اللہ نے مجھے فرمایا: کیا ہوا اسامہ وہ قمیص نہیں پہنی؟ میں نے عرض کی: وہ میں نے اپنی بیوی کو پہنا دی، فرمایا: اپنی بیوی کو کہو کہ وہ اس کے نیچے موٹا کپڑے پہن لے مجھے خوف ہے کہ کہیں اس کی ہڈیوں کا حجم ظاہر نہ ہو جائے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: « مَنْ تَأَمَّلَ خَلْفَ امْرَأَةٍ وَرَأَى ثِيَابَهَا حَتَّى تَبَيَّنَ لَهُ حَجْمُ عِظَامِهَا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ»[2].

ترجمہ: جس نے عورت کی کمر کو غور سے دیکھا اور اس کے کپڑے کو دیکھا حتی کہ اس کی ہڈیوں کا حجم ظاہر ہو گیا تو ایسا شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

---

(1) مسند احمد، الرقم (21786)، 120/36۔

(2) رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، 366/6۔

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:" أن رؤية الثوب بحيث يصف حجم العضو ممنوعة ولو كثيفا لا ترى البشرة منه"[1].

ترجمہ: کپڑے کو دیکھنا اس حیثیت سے اس کے عضو کا حجم ظاہر ہو تو دیکھنا ممنوع ہے اگرچہ کپڑا موٹا ہو اور اس کی جلد ظاہر نہ ہو۔

(4) حلال سیاحت میں عورت کا ملازمت کرنا کیسا؟

حلال سیاحت کے مختلف امور میں عورت کا ملازمت اختیار کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر باپردہ ہو کر جائے، نامحرم حضرات کے ساتھ خلوت نہ ہو اور نہ ہی ان کی خدمات سرانجام دینی پڑیں، اس کے علاوہ کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو عورت کا ملازمت کرنا بوقتِ ضرورت جائز ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری عورت کے نوکری کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں:" یہاں پانچ شرطیں ہیں:

1) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

2) کپڑے اتنے تنگ وچست نہ ہوں جو بدن کی ہیئت ظاہر کریں۔

3) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔

4) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف (تھوڑی) دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔

---

(1) ایضاً۔

5) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔ یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں تو کوئی حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام"[1]۔

(5)غیر قانونی سفر کرنا، حج کرنا یا کمائی کرنا کیسا؟

غیر قانونی طریقے سے کسی ملک کا سفر کرنا پھر اسی بنیاد پر وہاں کاروبار یا ملازمت اختیار کرنا یا حج وعمرہ کرنا کیسا ہے؟ مذکورہ صورت میں حج یا عمرہ ادا ہو جائے گا؟ اور جو کمائی ہے کیا وہ حرام ہو گی؟

جواب:

غیر قانونی طریقے سے سفر کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ اس صورت میں اپنے آپ کو مقامِ ذلت پر پیش کرنا ہے اس لیے کہ پکڑے جانے کی صورت میں سزا ہو گی، جرمانہ ہو گا اور دیگر ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، لہذا ایسا سفر کرنا منع ہے۔ حلال سیاحت کے سلسلے میں کام کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ ان امور کا خاص خیال رکھیں اور غیر قانونی کام سے گریز کریں۔ باقی رہا حج وعمرہ کرنا یا حلال طریقے سے رزق کمانا تو البتہ یہ دونوں درست ہیں۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا: « لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَذِلَّ نَفْسَهُ»[2].

اعلی حضرت لکھتے ہیں:" إن من الصور المباحة ما يكون جرماً في القانون ففي اقتحامه تعريض النفس للأذى والإذلال وهو لا يجوز فيجب التحرز عن مثله"[3].

---

(1) فتاوی رضویہ، 248/22۔

(2) کنز العمال، الرقم(8808)، 802/3۔

(3) فتاوی رضویہ، 370/17۔

ترجمہ: مباح صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قانوناً جرم ہوتا ہے تو اس میں پڑنا اپنے آپ کو تکلیف اور ذلت پر پیش کرنا ہے اور یہ جائز نہیں ہے لہذا اس طرح کے غیر قانونی کاموں سے بچنا واجب ہے۔

(6)چرچ، مندر اور عذاب والی جگہوں پر جانا کیسا؟

چرچ، مندر اور دیگر اقوام کے عبادت خانوں میں جانا کیسا ہے؟ اسی طرح جہاں پر رب کا عذاب نازل ہوا جیسے قومِ ثمود وغیرہ تو ان مقامات پر جانا کیسا ہے؟

جواب:

چرچ، مندر اور دیگر اس طرح کی جگہوں پر جانا مکروہِ تحریمی ہے، کیونکہ وہ شیاطین کی آماجگاہ ہیں، ان سے نفرت اور اجتناب کرنا لازم ہے، جیسا کہ آجکل اسکولز، کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء کو ان منحوس مقامات پر لے جایا جاتا ہے، جو کہ سراسر حکمِ شرع کے خلاف اور ناجائز ہے۔

البحر الرائق میں ہے: " يكره للمسلم الدخول في البيعة والكنيسة، وإنما يكره من حيث إنه مجمع الشياطين والظاهر أنها تحريمية؛ لأنها المرادة عند إطلاقهم، وقد أفتيت بتعزير مسلم لازم الكنيسة مع اليهود"[(1)].

ترجمہ: عیسائی اور یہودی کی عبادت گاہ میں جانا مکروہ ہے، کیونکہ وہ شیاطین کی آماجگاہ ہیں، اس کراہت کا ظاہر کراہتِ تحریمی ہے اور مطلقاً مکروہ سے تحریمی ہی مراد ہوتا ہے اور میں نے ایسے شخص کے متعلق سزا دینے کا حکم دیا کہ جو یہودیوں کے عبادت خانہ میں بکثرت جاتا ہو۔

---

(1)البحر الرائق، کتاب الدعوی، 214/7۔

اسی طرح جن قوموں پر رب تعالی کی طرف سے عذاب نازل ہوا وہاں جانا حدیث میں صراحتاً منع ہے بلکہ ایسی جگہوں سے اگر گزرنا پڑے تو تیزی سے گزرا جائے جیسا کہ نبی علیہ السلام نے کیا تھا۔

صحیح بخاری میں ہے: « لاَ تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلاَءِ المعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلاَ تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، لاَ يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ»[1].

ترجمہ: عذاب والی جگہوں پر نہ جاؤ مگر یہ کہ روتے اور رب سے ڈرتے ہوئے ورنہ وہاں نہ جاؤ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذاب ان کو پہنچا تمہیں پہنچ جائے۔

اسی میں ہے: « لاَ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الوَادِيَ»[2].

ترجمہ: جس قوم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور ان کو اس وجہ سے عذاب پہنچا تو (ایسی عذاب والی جگہوں پر) نہ جاؤ مگر روتے ہوئے اور رب سے ڈرتے ہوئے، (جب نبی علیہ السلام کا وہاں سے گزر ہوا) تو آپ نے اپنی چادر سے اپنے سر کو ڈھانپ لیا اور سواری کو تیز کر دیا حتی کہ اس عذاب والی وادی سے نکل گئے۔

(7) غیر مسلم ممالک میں کاروبار اور ملازمت کے لیے جانا کیسا ہے؟

آج کل بکثرت رجحان ہے کہ لوگ کاروبار اور ملازمت کے سلسلے میں کفار اور دار الحرب کی طرف سفر کرتے ہیں وہاں کاروبار اور ملازمت کرتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

---

(1) صحیح البخاری، الرقم (433)، 94/1۔
(2) صحیح البخاری، الرقم (4419)، 7/6۔

جواب:

کفار کے ممالک میں ملازمت اور کاروبار یا دار الاسلام میں رہتے ہیں ان کے ساتھ تجارت کے معاملات کرنے کی درج ذیل صورتیں ہیں:

1. اگر کفار اور ان کے ممالک کے بجائے مسلمانوں کے ساتھ مطلوبہ اشیاء میں تجارت کی جاسکتی ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کفار کے بجائے مسلمانوں سے اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ اسی طرح ملازمت کے لیے بھی مسلم ممالک کو ترجیح دیں تاکہ نفع مسلمانوں ہی کے پاس رہے اور کفار کی ملازمت کی ذلت سے بچ سکیں۔

علامہ کاسانی لکھتے ہیں:" إلا أن الترك أفضل؛ لأنهم يستخفون بالمسلمين، ويدعونهم إلى ما هم عليه فكان الكف والإمساك عن الدخول من باب صيانة النفس عن الهوان، والدين عن الزوال فكان أولى"[1].

ترجمہ: ان سے تجارت نہ کرنا افضل ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہیں اور ان کو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں، تو ان سے تجارت نہ کرنا در اصل ذلت اور دین کو کمتری و زوال سے بچانا ہے اور یہی اولی ہے۔

2. اور اگر ان اشیاء کی تجارت فقط کفار کے ساتھ کی جاسکتی ہے یا مسلمانوں کے ساتھ کرنے میں پیچیدگیاں اور مسائل کا سامنا ہے تو ان کے ساتھ تجارت جائز ہے۔

علامہ کاسانی مذکورہ عبارت کے بعد لکھتے ہیں:" ولا بأس بحمل الثياب والمتاع والطعام، ونحو ذلك إليهم؛ لانعدام معنى الإمداد، والإعانة، وعلى ذلك جرت العادة من تجار الأعصار، أنهم يدخلون دار الحرب للتجارة من غير ظهور الرد والإنكار عليهم"[2].

---

(1) بدائع الصنائع، کتاب السیر، 102/7۔

(2) ایضاً۔

ترجمہ: کپڑے، سامان اور اناج وغیرہ کی تجارت میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے جنگ میں کوئی معاونت نہیں اور اسی پر اس زمانے کی عادت جاری ہے کہ وہ دار الحرب میں داخل ہوتے ہیں بغیر رد اور انکار کے۔

3. اگر کسی کمپنی کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ وہ اپنا پیسہ جنگ میں یا مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتی ہے تو اس میں ملازمت کرنا یا اس کی اشیاء خرید نادرست نہیں ہے۔ اس میں آلات وجنگ اور دیگر سامانِ تجارت حتی کہ کھانے پینے کی اشیاء اور کپڑے وغیرہ بھی شامل ہیں۔

ہدایہ مع فتح القدیر میں ہے:" (قوله: ولا ينبغي أن يباع السلاح من أهل الحرب) إذا حضروا مستأمنين (ولا يجهز إليهم) مع التجار إلى دار الحرب... (ولأن فيه) أي في نقل السلاح وتجهيزه إليهم (تقويتهم على قتال المسلمين وكذا الكراع) أي الخيل قال (وهو القياس في الطعام) أي القياس فيه أن يمنع من حمله إلى دار الحرب لأنه به يحصل التقوى على كل شيء والمقصود إضعافهم"[1].

ترجمہ: دار الحرب سے اگر حربی امان لے کر ہمارے پاس آئے ان سے سلحہ کی تجارت منع ہے، اور نہ ہی دار الحرب کی طرف تاجروں کو اس طرح کا کوئی سامان لے کر جانے دیا جائے، کیونکہ اس سے مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا ہے، یہی حکم گھوڑے کی تجارت کا ہے اور قیاس کا تقاضہ یہی ہے کہ اناج وغیرہ بھی دار الحرب کی طرف نہ جانے دیا جائے کیونکہ اس طرح ہر شی سے وہ تقویت حاصل کرتے ہیں اور مقصود اپنے آپ کو مضبوط اور اضافہ کرنا ہوتا ہے۔

---

(1) فتح القدیر، کتاب السیر، 461/5۔

جیسا کہ آج کل یہودیوں کی اشیاء کا بائیکاٹ کا سلسلہ جاری ہے کیونکہ وہ اپنا پیسہ غزہ اور دیگر مسلمانوں کے قتل کرنے پر استعمال کرتے ہیں، اللہ تعالی مسلمانوں کو عقل، شعور اور بیداری نصیب فرمائے، کفار کی مصنوعات کا مستقل بائیکاٹ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، غزہ اور دیگر مظلوم مسلمانوں کی حقیقی مدد کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد والی سنت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

4. جس ملازمت میں مسلمان کو کافر کے ہاتھ ذلت کا سامنا کرنے پڑے یا اس ملازمت میں ذلالت ہو تو وہ ملازمت جائز نہیں۔

محیطِ برہانی میں ہے:" ويكره للمسلم أن يؤاجر نفسه من الكافر للخدمة وفي فتاوي الفضلي: لا تجوز إجارة المسلم نفسه من النصراني للخدمة، وفيما سوى الخدمة يجوز والأجير في سعة من ذلك ما لم يكن في ذلك إذلال"[1].

ترجمہ: مسلمان کے لیے مکروہ ہے کہ وہ کسی کافر کی خدمت کے سلسلے میں ملازمت کرے، فتاوی فضلی میں ہے کہ مسلمانوں کو عیسائی کی خدمت میں ملازمت کرنا جائز نہیں، خدمت کے سوا کوئی اور کام البتہ جائز ہے، اسی طرح ایسی ملازمت کہ جس میں مسلمان کی ذلت نہ ہو۔

اعلی حضرت امام اہل سنت فرماتے ہیں:"کافر کی نوکری مسلمان کے لیے وہی جائز ہے جس میں اسلام اور مسلم کی ذلت نہ ہو جائز ہے"[2]۔

مزید یہ کہ اوپر سفر وسیاحت کے حوالے سے جو تفصیلات گزری ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

---

(1) المحیط البرہانی، کتاب الاجارات، الفصل الحادی عشر، 454/7۔

(2) فتاوی رضویہ، 121/21۔

(8)غیر مسلم ممالک کی طرف سیر و سیاحت کے لیے سفر کرنا کیسا؟

یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک کی طرف سیر و تفریح اور سیاحت کی نیت سے سفر کرنا کیسا؟

جواب:

غیر مسلم ممالک میں فحاشی و عریانی کا بازار ہر جگہ گرم ہے، تفریحی مقامات ہوں یا سیاحتی دونوں ننگ و نموز سے بھرے پڑے ہوتے ہیں، بے پردگی و بے حیائی کھلے عام اور سرِ عام ہوتی ہے جس کی چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ ان ممالک بلکہ بعض مسلم ممالک کے ائیر پورٹ سے ہی مذکورہ محرمات کھلے عام جاری و ساری ہوتے ہیں۔ ان تمام امور کے باعث ان ممالک میں سیر و سیاحت کے سلسلے میں سفر کرنا درست نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وہاں جن مقامات پر اوپر ذکر کردہ شرائط وضوابط کا لحاظ رکھا جاتا ہے تو وہاں سفر کرنا درست ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: "وإنما تبتنى الأحكام الفقهية على الغالب فلا ينظر إلى النادر ولا يحكم إلا بالمنع"[1].

ترجمہ: احکامِ فقہیہ کی بنیاد غالب معاملات پر رکھی جاتی ہے نہ کہ نادر الوقوع معاملات پر لہٰذا غالب معاملات کی وجہ سے منع کا ہی حکم وارد ہوگا۔

(9)K2 پہاڑ کی سیر و سیاحت کا شرعی حکم؟

کے ٹو پہاڑ یا اس جیسے دیگر پُر خطر مقامات کی سیر کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:

---

(1) فتاوی رضویہ، 76/24۔

کے ٹو پہاڑ یا اس جیسے دیگر پُر خطر مقامات کی سیر و تفریح شرعاً جائز نہیں ہے کہ یہ خطرے سے خالی نہیں، پھر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور جان کی بازی لگانا ہے اور یہ کام لہو ولعب کے علاوہ کچھ نہیں، البتہ جو حضرات وہاں سرحد اور دیگر امور کی حفاظت کے پیشِ نظر موجود ہوتے ہیں تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح خلا بازی کرنا بھی اسی حکم میں داخل ہے، البتہ جو دوسروں کی زندگی بچانے اور حفاظت کرنے کے لیے خلا بازی کرتے ہیں ان کے لیے گنجائش ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:﴿ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (سورة البقرة، 2: 195)

ترجمہ: اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا: « لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ »[1].

ترجمہ: نہ نقصان دے اور نہ نقصان برداشت کرے۔

فقہاء نے قاعدہ بیان فرمایا کہ نقصان دہ اشیاء میں اصل حرمت اور منع ہے۔

"الأصل في المنافع الإباحة وفي المضار التحريم"[2].

ترجمہ: نفع مند اشیاء میں اصل اباحت ہے اور ضرر والی اشیاء میں اصل حرمت اور منع ہے۔

---

(1) سنن ابن ماجہ، الرقم (2341)، 784/2۔

(2) التقریر والتحبیر، الباب الاول، الفصل الثانی، 101/2۔

خاتمہ

سیاحت کے آداب

مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں یہ لازم ہے کہ ایک مسلمان شریعت کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرے اور اپنے دینی اور دنیاوی امور میں شریعت کے مزاج، اخلاقیات، انجامِ آخرت اور آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے پایہ تکمیل تک پہنچائے، اسی لیے ذیل میں ایسے آداب ذکر کیے جارہے ہیں کہ جو ایک سیاح اور مسافر کو ملحوظِ خاطر رکھنے چاہییں:

(1) استخارہ کرنا: جیسا کہ نبی علیہ السلام کا فرمانِ عالی شان ہے اور عمل بھی ہے لہذا سفر پر جانے سے پہلے استخارہ کرنا چاہیے۔

(2) استشارہ کرنا: استخارے کے ساتھ ساتھ استشارہ یعنی مشورہ کرلینا چاہیے بالخصوص جہاں جانا ناگزیر ہو وہاں کے متعلق معلومات رکھنے والے سے مشورہ کرنا۔

(3) سفر وسیاحت پر نکلنے سے پہلے دو نفل ادا کرنا۔

(4) رفیقِ سفر: نبی علیہ السلام کا فرمان ہے: "الرَّفِيْقُ قَبْلَ الطَّرِيْقِ"[1] یعنی سفر سے پہلے اچھا ہمسفر تلاش کرنا چاہیے۔

(5) ہادی ورہنما(Gauder): جہاں جانا ہے وہاں کے بارے میں مکمل معلومات ہو ورنہ ایسا ہمسفر عارضی طور پر ہونا چاہیے کہ جو رہنمائی کرتا رہے۔

(6) مکمل سفر پلاننگ(Tour Plan): بعض ممالک میں جانے کے لیے یہ شرط ہے کہ آپ جتنے دن کے لیے آرہے ہیں تو آپ کا ٹور پلان کیا ہے؟ اس کی مکمل تفصیل فراہم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

---

(1) المعجم الکبیر للطبرانی، الرقم(4379)، 268/4۔

(7) اہل وعیال کا ذمہ: اپنے اہل وعیال اور جن کا خرچہ اس کے ذمہ ہے ان کو خرچ دے کر جانا اور ان پر اپنا نائب مقرر کر کے جانا تا کہ اس کے جانے کے بعد وہ اپنے معاملات میں اسی کی طرف رجوع کریں۔

(8) سفری معلومات: جہاں جانا ہو وہاں کے مکمل موسمی، اقتصادی، سماجی، معاشی، لسانی حالات کو جان کر پھر سفر کرنا۔

(9) امیر مقرر کرنا: جب چند افراد سفر پر جائیں تو ان میں سے ایک کو امیر بنادیا جائے تا کہ معاملات اور حساب و کتاب کا وہی ذمہ دار ہو۔

(10) زادِ سفر: سفر پر جانے سے پہلے جتنی اشیاء ضروریہ ہوں ان کو اپنے ساتھ رکھنا اور ان کا بندوبست کرنا۔

(11) سفر کی دعا کے ساتھ سفر شروع کرنا۔

(12) سفر پر جانے والے اپنے اہل وعیال کے لیے اور وہ اپنے مسافر کے لیے دعا کریں۔

(13) راستے کے حقوق کا خیال رکھنا۔

(14) اپنے ساتھیوں اور دیگر مسافرین کے حقوق کا خیال رکھنا۔

(15) صبر کرنا: صبر کا دامن نہ چھوڑنا کہ کوئی سفر بغیر مشقت کے نہیں ہوتا۔

(16) توبہ واستغفار مع ذکر واذکار اور دعاؤں کی کثرت۔

(17) جمعرات کے دن کو سفر شروع کرنا۔

(18) صالحین سے دعا کروا کر جانا۔

(19) نماز و عبادات کی پابندی۔

(20) وصیت کر کے جانا۔

(21) جب اپنے مطلوبہ مقام پر پہنچے تو یہ دعا کرے:" أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ"[1].

(22) جب سفر سے واپس آئے تو نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کی نیت سے اولاً مسجد میں جا کر دو نفل ادا کرے[2]۔

---

(1) صحیح مسلم، الرقم(2708)، 76/8۔

(2) صحیح البخاری، الرقم(443)، 96/1۔